موجودہ خاندانوں میں محبت بھرے الفاظ کی ضرورت

کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ایسا طرزِ گفتگو ضروری ہے جو مثبت پہلوؤں پر مشتمل ہو۔ تاہم بائبل مقدس بھی نہ صرف گفتگو کے روشن پہلو کو اپنانے کی تلقین کرتی ہے بلکہ ہمیں اس کے منفی پہلو کے متعلق بھی تنبیہ کرتی ہے کہ بدگوئی اور تکرار سے پرہیز کریں۔ اور جب بات خاندان میں بچوں کی پرورش کی ہو تب بالخصوص گھر میں ایسے ماحول کا ہونا ضروری ہے جہاں محبت بھرے الفاظ سننے میں آئیں۔ ایسے الفاظ والدین اور بچوں کے درمیان رابطے اور رشتے کو مضبوط بناتے ہیں۔ ایک مرتبہ دودھ پیتے وقت بچے کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس گِر کر ٹوٹ گیا اُس کی ماں نے گھبرا کر بچے کی طرف دیکھا مگر جھڑکنے کی بجائے اُسے کہا بیٹا تم نے گلاس اپنے قریب رکھ دیا تھا اس لیے ٹوٹ گیا اِن الفاظ کے سنتے ہی بچے کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی اس لئے کہ ماں کے الفاظ کا مقصد بچے کو جھڑکنا یا شرمندہ کرنا نہ تھا بلکہ ان لفظوں سے صرف اس کی رہنمائی کرنا تھا۔ تاکہ وہ دوبارہ ایسی غلطی نہ کرے۔ اب اسی شام جب سونے کا وقت ہوا تو وہی بچہ بستر پر جانے کے لئے رضامند نہیں تھا بلکہ وہ اصرار کر رہا تھا کہ اسے مزید کھیلنے کی اجازت دی جائے، تو ماں نے اسے پُرزور لیکن تحمل بھرے لہجے میں بستر پر جانے کے لیے کہا۔ لیکن جب وہ اس کے باوجود اپنی جگہ سے نہ ہلا تو ماں نے بچے کا بازو پکڑ کر اسے اٹھایا اور بستر کی جانب لے گئی۔ ماں جانتی تھی کے بچہ اس وقت مزاحمت کرنے پر مائل ہے لہٰذا اس نے اسے صبر و تحمل اور مستقل مزاجی سے کام لیتے ہوئے سمجھایا کہ بیٹا رات کے وقت سونا چاہیے۔ کیونکہ خدا نے رات آرام کرنے کے لیے بنائی ہے اور دن کھیلنے کے لئے اور کام کرنے کے لئے۔ یہ بھی سمجھایا کہ بچوں کے لئے رات کی نیند بے حد ضروری ہے کیونکہ اس سے ان کی صحت کی اچھی ہوتی ہے۔ ایسا سنتے ہی بچے نے اپنی ضد چھوڑ دی اور بستر کی طرف چل پڑا۔ یہاں ہمیں کلام مقدس کی وہ آیت یاد آتی ہے کہ

''نرم جواب غصے کو پھیر دیتا ہے پر کرخت بات غضب انگیز ہوتی ہے''۔ (امثال ۱۵ باب ۱ آیت)

گھریلو واقعے کی اس مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُس ماں نے اپنے گھر کے ماحول میں نرم رویہ قائم کر رکھا تھا۔ یہی نرم رویہ اور حوصلہ افزائی کے الفاظ اس کے ہمدرد اور مہربان دل میں تشکیل پاتے اور زبان سے صادر ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ اپنے الفاظ کی پیروی عملی اقدام سے بھی کرتی تھی۔ بچے کے حکم نہ ماننے کی صورت میں اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا، بستر کی طرف چل دی جس سے بچے پر ظاہر ہو گیا کہ ماں کے ارادے میں کسی لچک کی گنجائش نہیں لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ اس ماں کے احکام کی ہمیشہ تعمیل ہوتی تھی۔

ایسے خاندان جن میں ایک دوسرے کے ساتھ غصے سے بات کی جائے۔ بڑے چھوٹوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہوں۔ وہاں خاندان کے افراد ایک دوسرے کے بارے میں کیا احساس رکھتے ہوں گے؟ کیا اُس گھر کے بچے پُرسکون ہوتے ہیں یا مضطرب؟ یقیناً پُرسکون نہیں ہو سکتے۔ اِن حالات میں یا ایسے ماحول میں پرورش پانے والے بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ ان کی ذہنی صلاحیت پر بھی بُرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ خاندانوں میں خصوصاً بچوں کے ساتھ محبت بھرے الفاظ بولے جائیں۔